



سوال

(122) محفلوں اور حکومتی پروگراموں میں بچیوں کا جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حکومتی ادارے قومی محفلوں کے نام سے ان پروگراموں میں شرکت کے لئے بچیوں کو مجبور کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امتوں کو سعادت و کامرانی، ترقی، انتظامی خوبی اور حفاظت و استحکام صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ ان کے حکمران اور قائدین اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ عقیدہ، قول و عمل اور تنازعات کے حل میں انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے منہاج پر چلائیں۔

اس طرح حکمرانوں اور قائدین کو بھی استحکام و اعتبار اور وجاہت ایسی امتوں ہی کی بدولت حاصل ہو سکتی ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں میں، علم، ثقافت، صنعت، زراعت، قوت، اور ترقی میں ان امور کو پیش نظر رکھیں جو قوموں کو عروج پر پہنچا دیتے ہیں اور ان کے افراد کو سر بلندی سے ہمکنار کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسا اعلیٰ عملی نمونہ بن جاتے ہیں کہ عقل مند لوگ ازراہ تعجب نظر میں اونچی کر کے انہیں دیکھتے ہیں اور ان کے حالات کو جلنے والے ان سے ڈرتے ہیں۔

حکمران اپنی قوموں کے ساتھ جس قدر خیر و بھلائی کے ساتھ حسن سیاست کی روشن اختیار کریں گے اور جس قدر ان کی اصلاح کی طرف توجہ مبذول کریں گے، وہ اسی قدر قوت و عزت اور عظمت و شوکت کی صورت میں اس کے ثمرات بھی حاصل کریں گے اور قومیں بھی جس قدر اپنے مصلح حکمرانوں کی آواز پر لبیک کہیں گی، معروف کو قبول کریں گی اور اس کے حصول میں ان کے ساتھ تعاون کریں گی، اسی قدر سعادت و کامرانی، خوش حالی و فارغ البالی اور راحت و اطمینان کی دولت سے فیض یاب ہوں گی۔

مسلمانوں حکمرانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی اپنی قوموں میں اسلامی سیاست کو بروئے کار لائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں، آپ ﷺ کی رہنمائی کے نور سے روشنی حاصل کریں اور خلفاء راشدین کے طرز سیاست کو لپیٹنے مشعل راہ بنائیں تاکہ وہ خود بھی اور ان کی قومیں بھی سعادت و کامرانی سے ہمکنار ہوں، دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے شاد کام ہوں، انہیں اسلامی شریعت اور اس کے بنی برعدل و انصاف اسلوب حکومت کی مخالفت سے اجتناب کرنا چاہیے ورنہ اپنی خواہشات نفس کی پیروی اور کافر حکومتوں کی اندھی تقلید کی وجہ سے یہ تباہی و بربادی کے گڑھیوں میں گر جائیں گے جیسا کہ یہ کافر حکومتیں اپنے غلط نظام حکومت، اخلاقی بے راہ روی، تہذیبی و ثقافتی خرابی، تعلیمی اداروں میں لٹو لٹو اور مستی و بے حیائی کے چلن اور مخلوط تعلیم کی وجہ سے آج تباہی و بربادی کے گڑھیوں میں گرے ہوئے ہیں اگر مسلمانوں نے بھی ایسا کیا تو ان کا شیرازہ بکھر جائے گا، ان کی قوت و شوکت ماند پڑ جائے گی، اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور انہیں عذاب سے دوچار کرے گا کہ فتنہ و فساد پھیلانے والوں کی یہی سزا ہے۔



آخر میں یہاں اس جانب توجہ مبذول کرانا بھی ضروری ہے کہ وہ ذات گرامی، جنہیں جوامع العلم کے معجزے سے نوازا گیا تھا کے اس ارشاد سے بڑھ کر کوئی انسانی قول زیادہ خوبصورت، زیادہ مکمل اور زیادہ جامع نہیں ہے جو آپ ﷺ نے لیا فرمایا ہے:

((أَلَا كَلَّمْتُمْ رَاعٍ، وَكَلَّمْتُمْ مَسْتَوًّا عَنِ رَعِيَّتِهِ، فَالَّذِي رَاعٍ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْتَوٌّ عَنِ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْتَوٌّ عَنْهُمْ، وَامْرَأَةُ الرَّجُلِ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَيْعَتِهَا وَوَلَدِهِ وَبَيْتِ مَسْتَوِّئِهِ عَنْهُمْ، وَالْقَبْدُ مَسْتَوٌّ عَلَى نَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْتَوٌّ عَنْهُ، أَلَا وَكَلَّمْتُمْ رَاعٍ وَكَلَّمْتُمْ مَسْتَوًّا عَنِ رَعِيَّتِهِ)) (صحیح البخاری)

”خبردار تم سے ہر ایک نگہبان ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ، امام جو لوگوں کا نگہبان ہے، وہ اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے، عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جوابدہ ہے، اور غلام (نوکر) اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جوابدہ ہے، خبردار: تم سب نگہبان ہو اور اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہو۔“

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((ما من عبد يستر عيه الله رعيته فلم يحطها بنصفه إلا لم يجد راعيته الجنة)) (صحیح البخاری)

”جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا نگہبان بنا دے اور وہ ان کی ہمدردی و خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔“

اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں:

((ما من وال يلى رعيته من المسلمين في موت وهو غاش لهم إلا حرم الله عليه الجنة)) (صحیح البخاری)

”ہر وہ شخص جو مسلمانوں کی کسی رعیت کا والی ہو اور وہ ان سے دھوکہ کرتے ہوئے فوت ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے دے گا۔“

ہر حاکم کو چاہیے کہ اپنی رعایت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے، ان سے ہمدردی و خیر خواہی کرے اور ان میں حق کے ساتھ حکومت کرے کیونکہ ان کے بارے میں اس سے روز قیامت باز پرس ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: ج 3 صفحہ 98

محدث فتویٰ